AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www. al-aasar.com

Vol. 3, No. 1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

تعمیرِ سیرت: نبویؐ دعاؤں کے تناظر میں اخلاقی و روحانی ارتقاء کا جامع تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ

Reconstruction of Sīrah: A Comprehensive Research and Analytical Study of Moral and Spiritual Evolution in the Context of Prophetic Supplications

Dr. Shaista Jabeen
Assistant Professor, Govt. Graduate College for Women, Jhang Sadar, Pakistan.
Email: shaista.sadhana@gmail.com
Dr. Ayesha Tariq
Assistant Professor, Khayaban-e-Sir Syed College for Women, Rawalpindi, Pakistan.
Email: ayesha.tariq.skg@gmail.com

Abstract

Dua (supplication) is a fundamental act of worship in Islam, representing direct communication between a believer and Allah Almighty. It serves as a spiritual tool that transcends time and place, allowing Muslims to seek guidance, forgiveness, and transformation at any moment. The Prophet Muhammad (PBUH) emphasized the centrality of dua by declaring it "the essence of worship" and affirming its power to alter destiny. This research explores the profound role of Prophetic duas in shaping human character and facilitating moral and spiritual evolution. Through an analytical examination of selected authentic supplications taught by the Prophet (PBUH), this study demonstrates how these prayers function as comprehensive instruments for inner purification, behavioral reform, and spiritual elevation. The research particularly focuses on cases where the Prophet's prayers led to remarkable transformations in individuals, such as 'Umar ibn al-Khaṭṭāb, Abū Hurayrah's mother, Ṭufayl ibn 'Amr al-Dawsī, and a young man struggling with temptation. These historical examples illustrate the tangible impact of Prophetic supplications on human psychology and conduct. The findings indicate that sincere engagement with Prophetic duas, combined with consistent effort, opens doors to immense spiritual blessings and facilitates the development of noble character traits. This study contributes to the understanding of how spiritual practices can be integrated with character development, offering practical insights for contemporary moral education.

Keywords: *Dua, Prophetic Supplications, Character Building, Moral Evolution, Spiritual Development, Sīrah, Islamic Spirituality*

تعارف موضوع

انسان فطرتاً ایک سماجی حیوان ہے اور معاشرے میں رہتے ہوئے اس میں مختلف عادات و اطوار اور رویے پیدا ہو جاتے ہیں۔ یہ عادات و اطوار اچھے بھی ہوتے ہیں اور برے بھی۔ اچھی عادات و اطوار والے انسان کی شہرت بھی اچھی ہوتی ہے اور معاشرے کے دیگر افراد کو اس سے فائدہ بھی ملتا ہے۔ برے اخلاق اور رویے والے افراد کو معاشرہ پسند نہیں کرتا اور ان کی وجہ سے لوگوں کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا بلکہ نقصان اور تکلیف کا سامنا ہوتا ہے۔ اچھے انسان اپنے اخلاق میں ہونے والی منفی تبدیلیوں کے حوالے سے فکر مند رہتے ہیں اور ان کی بہتری کے لیے کوشاں رہتے ہیں۔ بہتری کی یہ کوشش انسان کی اخلاقی تبدیلی کہلاتی ہے۔ اخلاقی تبدیلی سے مراد کسی فرد کے اخلاقی رویے اور کردار میں وقت کے ساتھ ہونے والی تبدیلی یا بہتری ہے۔ یہ تبدیلی اچھے اخلاق اپنانے اور برے اخلاق ترک کرنے کے عمل کو ظاہر کرتی ہے۔ اخلاقی تبدیلی سے فرد کی ذاتی زندگی اور دوسروں کے ساتھ اس کے تعلقات پر مثبت اثر مرتب ہوتا ہے۔

اسلام نے انسان کے اخلاق کو اس کی شخصیت کا معیار اور بنیادی پیمانہ قرار دیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انسان کے اخلاق کو بہترین اور عمدہ بنانے کے لیے دعائیں بھی اپنی امت کو تعلیم فرمائیں تاکہ کوشش کے ساتھ ساتھ اللہ رب العزت کی مدد سے اخلاق میں مثبت تبدیلی لائی جا سکے۔ یہ تحقیق نبوی دعاؤں کے اس پہلو پر روشنی ڈالتی ہے کہ کس طرح یہ دعائیں انسانی اخلاق و کردار کی تعمیر میں موثر کردار ادا کرتی ہیں۔

مبحث اول: نبوی دعاؤں کی اخلاقی و روحانی بنیادیں

اس مبحث میں نبوی دعاؤں کے اخلاقی اور روحانی پہلوؤں کا جائزہ لیا جائے گا۔ یہ واضح کیا جائے گا کہ کس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعاؤں کے ذریعے امت کو اخلاقی اقدار کی طرف راغب کیا اور برائیوں سے بچنے کی تعلیم دی۔

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 3, No. 1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

1. دعا کی حقیقت اور اس کا اخلاقی کردار

دعا دراصل بندے اور اس کے خالق کے درمیان رابطے کا ذریعہ ہے۔ یہ عاجزی، انکساری اور اللہ تعالیٰ پر مکمل بھروسے کا اظہار ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کو عبادت کا مغز قرار دیا ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:

«الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ» [1]

ترجمہ: "دعا ہی عبادت ہے۔"

دعا کا تعلق صرف دنیاوی حاجات سے نہیں بلکہ اس کا سب سے اہم پہلو روحانی اور اخلاقی ترقی ہے۔ جب انسان اپنے رب سے اچھے اخلاق کی درخواست کرتا ہے تو اس کے اندر یہ شعور پیدا ہوتا ہے کہ اخلاقی بہتری کے لیے اسے اللہ کی مدد کی ضرورت ہے۔ یہ احساس انسان کو تکبر اور خود پسندی سے بچاتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کے بارے میں یہ بھی فرمایا:

«مَا مِنْ دَاعٍ يَدْعُو بِدُعَاءٍ لَيْسَ فِيهِ إِثْمٌ وَلَا قَطِيعَةُ رَحِمٍ إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ بِهِ إِحْدَى ثَلَاثٍ: إِمَّا أَنْ يُعَجِّلَ لَهُ دَعْوَتَهُ، وَإِمَّا أَنْ يَدَّخِرَهَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ، وَإِمَّا أَنْ يَصْرِفَ عَنْهُ مِنَ السُّوءِ مِثْلَهَا» [2]

ترجمہ: "کوئی بھی شخص ایسی دعا نہیں مانگتا جس میں گناہ یا قطع رحمی نہ ہو، مگر اللہ اسے تین چیزوں میں سے ایک عطا فرماتا ہے: یا تو اس کی دعا جلد قبول کر لیتا ہے، یا اسے آخرت کے لیے بچا کر رکھ دیتا ہے، یا اس کے برابر برائی اس سے ٹال دیتا ہے۔"

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دعا نہ صرف مطلوبہ چیز عطا کرنے کا ذریعہ ہے بلکہ برائیوں سے بچنے کا بھی سبب بنتی ہے۔ یہی وہ نقطہ ہے جہاں دعا کا اخلاقی کردار واضح ہوتا ہے۔

2. اچھے اخلاق کے حصول کے لیے نبوی دعائیں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو اچھے اخلاق کے حصول کے لیے خصوصی دعائیں تعلیم فرمائیں۔ یہ دعائیں اس بات کی عکاس ہیں کہ اخلاقی ترقی کے لیے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنا کس قدر ضروری ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ اور قراءت کے درمیان یہ دعا کیا کرتے تھے:

«اللَّهُمَّ اهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَعْمَالِ وَأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ، لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ، وَقِنِي سَيِّئَ الْأَعْمَالِ وَسَيِّئَ الْأَخْلَاقِ، لَا يَقِي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ» [3]

ترجمہ: "اے اللہ! مجھے بہترین اعمال اور بہترین اخلاق کی طرف ہدایت دے، کیونکہ اس کی توفیق تو ہی دینے والا ہے۔ اور مجھے برے اعمال اور قبیح اخلاق سے دور فرما، تیرے سوا کوئی ان برائیوں سے بچانے والا نہیں ہے۔"

اس دعا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اخلاق کو اعمال کے ساتھ ذکر فرمایا، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اخلاق بھی اعمال کی طرح اہم ہیں اور ان کی اصلاح کے لیے اللہ کی توفیق ضروری ہے۔ اخلاق کی اصطلاح بہت وسیع ہے جس میں تمام اچھے اعمال آجاتے ہیں۔ یہ الفاظ دعا کی جامعیت کو بیان کرتے ہیں کہ ایک مختصر جملے میں آپ نے نہایت وسیع مفہوم کی دعا مانگی ہے۔

اسی طرح ایک اور دعا میں آپ نے خصوصی طور پر حسن خلق کی درخواست کی ہے:

«اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ صِحَّةَ إِيمَانٍ، وَإِيمَانًا فِي خُلُقٍ حَسَنٍ، وَنَجَاحًا يَتْبَعُهُ فَلَاحٌ، وَرَحْمَةً مِنْكَ وَعَافِيَةً وَمَغْفِرَةً مِنْكَ وَرِضْوَانًا» [4]

ترجمہ: "اے اللہ! میں تجھ سے ایمان اور تندرستی کا سوال کرتا ہوں، ایمان کے ساتھ حسن اخلاق، کامیابی کے ساتھ فلاح، اور تیری رحمت، امن، بخشش اور تیری خوشنودی کا طلب گار ہوں۔"

اس دعا میں حسن خلق کو ایمان کے ساتھ مانگا گیا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حقیقی ایمان وہی ہے جو حسن خلق کے ساتھ ہو۔

3. برے اخلاق سے بچنے کی دعائیں

جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھے اخلاق کے حصول کے لیے دعا سکھائی، اسی طرح برے اخلاق سے بچنے کے لیے بھی دعائیں تعلیم فرمائیں۔ ان دعاؤں کا مقصد انسان کو ان برائیوں سے محفوظ رکھنا ہے جو اس کی شخصیت کو تباہ کر دیتی ہیں۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان الفاظ میں دعا کیا کرتے تھے:

AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www. al-aasar.com
Vol. 3, No. 1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

«اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْأَخْلَاقِ وَالْأَعْمَالِ وَالْأَهْوَاءِ وَالْأَدْوَاءِ» [5]

ترجمہ: "اے اللہ! میں برے اخلاق و اعمال، بری نفسانی خواہشات اور برے امراض سے تیری پناہ کا طلب گار ہوں۔"

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ برے اخلاق، اعمال، خواہشات اور جان لیوا بیماریوں سے محفوظ رہنے کے لیے ہر وقت اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہنا چاہیے، کیونکہ ان امور میں اللہ کی توفیق کے بغیر کوئی نہیں بچ سکتا۔

اخلاق سے مراد وہ عادات ہیں جو آدمی میں اس کی پیدائشی عادتوں کی طرح پختہ ہو جائیں۔ اچھے اخلاق میں بردباری، عفو و درگزر، سچ بولنا، سخاوت، صبر، رحمدلی، لوگوں کے کام آنا، ان کی تکالیف دور کرنا، احسان کرنا شامل ہیں۔ برے اخلاق میں جھوٹ، خیانت، حسد، کینہ، عداوت، دھوکہ، سنگدلی، بخل، بزدلی اور بے صبری شامل ہیں۔ اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے برے اخلاق سے پناہ مانگی اور اچھے اخلاق کے حصول کے لیے دعا کی۔

ایک اور دعا میں آپ نے انفرادی برائیوں سے پناہ مانگی ہے:

«اللَّهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِي مِنَ النِّفَاقِ، وَعَمَلِي مِنَ الرِّيَاءِ، وَلِسَانِي مِنَ الْكَذِبِ، وَعَيْنِي مِنَ الْخِيَانَةِ، فَإِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ» [6]

ترجمہ: "اے اللہ! میرے دل کو نفاق سے پاک کر دے، میرے عمل کو ریاکاری سے، میری زبان کو جھوٹ سے، میری آنکھوں کو خیانت سے پاک کر دے۔ بے شک تو آنکھوں کی خیانت اور دل میں چھپی باتوں کا جاننے والا ہے۔"

اس دعا میں نفاق، ریا، جھوٹ اور خیانت جیسی اخلاقی برائیوں سے پناہ مانگی گئی ہے جو انسان کی روحانی اور اخلاقی حالت کو تباہ کر دیتی ہیں۔

4. دل کی اصلاح کے لیے نبوی تعلیمات

اخلاقی تبدیلی کا انحصار دل کی اصلاح پر ہے۔ جب تک دل برائیوں سے پاک نہ ہو، اخلاق میں حقیقی تبدیلی ممکن نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دل کی اصلاح پر خصوصی توجہ دی ہے۔

آپ نے فرمایا:

«أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ» [7]

ترجمہ: "خبردار! جسم میں ایک بوٹی ہے، جب وہ ٹھیک ہو جائے تو سارا جسم ٹھیک ہو جاتا ہے، اور جب وہ خراب ہو جائے تو سارا جسم خراب ہو جاتا ہے، خبردار! وہ دل ہے۔"

اس حدیث کی روشنی میں نبوی دعاؤں میں دل کی اصلاح کے لیے خصوصی ہدایات موجود ہیں۔ آپ اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے:

«يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ، ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ» [8]

ترجمہ: "اے دلوں کو پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر قائم رکھ۔"

دل کی اصلاح کے بغیر اخلاقی ارتقاء ممکن نہیں۔ جب دل اللہ کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے تو اخلاقی برائیاں خود بخود ختم ہو جاتی ہیں۔ اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دل کی صفائی اور اس کے استقامت کے لیے خصوصی دعائیں سکھائیں۔

مبحث دوم: صحابہ کرام کی زندگیوں میں نبوی دعاؤں کے اثرات

اس مبحث میں ان صحابہ کرام کے واقعات کا جائزہ لیا جائے گا جن کی زندگیاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کے نتیجے میں بدل گئیں۔ یہ واقعات نبوی دعاؤں کی تاثیر اور ان کے اخلاقی و روحانی اثرات کو واضح کرتے ہیں۔

1. حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ: دعا سے عظمت تک

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے لیے خصوصی دعا فرمائی۔ اس دعا کے نتیجے میں نہ صرف حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زندگی بدل گئی بلکہ پوری امت اسلامیہ کو ایک عظیم لیڈر ملا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی:

«اللَّهُمَّ أَعِزَّ الْإِسْلَامَ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ خَاصَّةً» [9]

ترجمہ: "اے اللہ! اسلام کو عمر بن خطاب کے ذریعے خاص طور پر قوت عطا فرما۔"

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 3, No. 1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

اس دعا کے نتیجے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسلمان ہو گئے اور آپ کے دائرہ اسلام میں داخل ہونے سے مسلمانوں کو بہت تقویت ملی۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

«مَا زِلْنَا أَعِزَّةً مُنْذُ أَسْلَمَ عُمَرُ» [10]

ترجمہ: "حضرت عمر کے اسلام لانے کے بعد ہم لوگ ہمیشہ عزت سے رہے۔"

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شخصیت میں آنے والی تبدیلی نہایت قابلِ غور ہے۔ اسلام لانے سے پہلے وہ مسلمانوں کے سخت مخالف تھے، لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے بعد وہ اسلام کے سب سے بڑے محافظ بن گئے۔ آپ کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ اللَّهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ» [11]

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ نے سچ کو عمر کے قلب و لسان پر جاری کر دیا ہے۔"

یہی وجہ ہے کہ ان کے رعب و دبدبے اور حق بات کہنے کی جرات کی وجہ سے کوئی شخص ان کے سامنے کھڑے ہونے کی ہمت نہیں کر سکتا تھا۔ وہ حق کے معاملے میں بہت سخت تھے اور کسی قسم کی رعایت کے قائل نہ تھے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سینہ پر اپنا دست مبارک رکھ کر یہ دعا بھی کی:

«اللَّهُمَّ أَخْرِجْ مَا فِي صَدْرِهِ مِنْ غِلٍّ، وَأَبْدِلْهُ إِيمَانًا» [12]

ترجمہ: "اے اللہ! اس کے سینے میں جو کچھ میل کچیل ہو اسے دور کر دے اور اس کے بدلے اس کا سینہ ایمان سے منور کر دے۔"

یہ دعا اخلاقی تبدیلی کی ایک بہترین مثال ہے۔ جب کسی شخص کے دل سے کینہ، حسد اور بغض جیسی برائیاں نکال دی جائیں اور ان کی جگہ ایمان اور محبت ڈال دی جائے تو اس کی پوری زندگی بدل جاتی ہے۔

2. حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ان کی والدہ: دعا سے ہدایت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی والدہ کے قبول اسلام کا واقعہ نبوی دعاؤں کی تاثیر کا شاندار ثبوت ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کافی عرصے سے اپنی والدہ کو اسلام کی دعوت دے رہے تھے، لیکن وہ انکار کرتی تھیں۔

مسلم کی روایت ہے کہ ایک دن حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے رونے کی وجہ پوچھی تو عرض کیا:

«يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي كُنْتُ أَدْعُو أُمِّي إِلَى الْإِسْلَامِ فَتَأْبَى عَلَيَّ، فَدَعَوْتُهَا الْيَوْمَ فَأَسْمَعَتْنِي فِيكَ مَا أَكْرَهُ، فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَهْدِيَ أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ» [13]

ترجمہ: "اے اللہ کے رسول! میں اپنی والدہ کو اسلام کی دعوت دیتا رہا تو انہوں نے انکار کیا، آج میں نے پھر دعوت دی تو انہوں نے آپ کے بارے میں مجھے ناگوار باتیں سنائیں، آپ اللہ سے دعا کریں کہ وہ ابوہریرہ کی والدہ کو ہدایت دے۔"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً دعا فرمائی:

«اللَّهُمَّ اهْدِ أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ» [14]

ترجمہ: "اے اللہ! ابوہریرہ کی ماں کو ہدایت دے۔"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ خوشی سے اپنے گھر لوٹے تو دروازے پر انہیں اپنی والدہ کے پاؤں کی آہٹ سنائی دی۔ انہوں نے غسل کیا اور کپڑے بدلے، پھر دروازہ کھولا اور کہنے لگیں:

«أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ» [15]

ترجمہ: "میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور میں گواہی دیتی ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فوراً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واپس آئے اور خوشخبری سنائی:

«قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَبْشِرْ، قَدِ اسْتَجَابَ اللَّهُ دَعْوَتَكَ، وَهَدَى أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ» [16]

ترجمہ: "میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مبارک ہو، اللہ نے آپ کی دعا قبول فرمائی اور میری والدہ کو ہدایت دے دی۔"

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 3, No. 1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

اس واقعے سے چند اہم باتیں سامنے آتی ہیں: اول یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ دلوں کو بدل دیتا ہے۔ دوم یہ کہ اولاد کو چاہیے کہ وہ اپنے والدین کے لیے صبر اور حسن سلوک کا مظاہرہ کرے اور ان کے ایمان کے لیے دعا کرتی رہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے والدہ کے قبول اسلام کے بعد مزید دعا کی درخواست کی:

«قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ادْعُ اللَّهَ أَنْ يُحَبِّبَنِي أَنَا وَأُمِّي إِلَى عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ، وَيُحَبِّبَهُمْ إِلَيْنَا» [17]

ترجمہ: "میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! دعا فرمائیں کہ اللہ مجھے اور میری والدہ کو اپنے مومن بندوں سے محبوب بنادے اور انہیں ہم سے محبوب بنادے۔"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی:

«اللَّهُمَّ حَبِّبْ عُبَيْدَكَ هَذَا - يَعْنِي أَبَا هُرَيْرَةَ - وَأُمَّهُ إِلَى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِينَ، وَحَبِّبْ إِلَيْهِمُ الْمُؤْمِنِينَ» [18]

ترجمہ: "اے اللہ! اپنے اس بندے - یعنی ابوہریرہ - اور اس کی والدہ کو اپنے مومن بندوں سے محبوب بنادے اور مومنوں کو ان سے محبوب بنا دے۔"

اس دعا کا یہ اثر ہوا کہ جو شخص بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھتا، ان کی والہانہ محبت میں گرفتار ہو جاتا تھا۔

3. حضرت طفیل بن عمرو دوسی رضی اللہ عنہ: قبیلے کی ہدایت کے لیے دعا

حضرت طفیل بن عمرو دوسی رضی اللہ عنہ کا واقعہ بھی نبوی دعاؤں کی تاثیر کا شاندار نمونہ ہے۔ وہ اپنے قبیلے کے سردار تھے اور ایک شاعر و دانشور کے طور پر مشہور تھے۔ جب وہ مکہ آئے تو قریش نے انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے سے روک دیا اور کہا کہ آپ کا کلام جادو ہے۔ حضرت طفیل رضی اللہ عنہ نے اپنے کانوں میں روئی ٹھونس لی تاکہ آواز نہ سنیں۔ لیکن جب انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت اللہ کے پاس نماز پڑھتے دیکھا تو آپ کی تلاوت سن کر بے اختیار ہو گئے اور کہنے لگے:

«وَاللَّهِ مَا سَمِعْتُ قَوْلًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْ هَذَا، وَلَا أَمْرًا أَعْدَلَ مِنْ هَذَا» [19]

ترجمہ: "اللہ کی قسم! میں نے اس سے بہتر کوئی کلام نہیں سنا اور نہ اس سے زیادہ انصاف پر مبنی کوئی بات سنی۔"

انہوں نے فوراً اسلام قبول کر لیا اور اپنے قبیلے کی طرف واپس گئے۔ جب قبیلے نے اسلام قبول کرنے میں تامل کیا تو وہ دوبارہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا:

«يَا رَسُولَ اللَّهِ، ادْعُ اللَّهَ عَلَى دَوْسٍ» [20]

ترجمہ: "اے اللہ کے رسول! قبیلہ دوس پر بد دعا فرمائیں۔"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بد دعا کرنے کے بجائے یہ دعا فرمائی:

«اللَّهُمَّ اهْدِ دَوْسًا، وَائْتِ بِهِمْ» [21]

ترجمہ: "اے اللہ! قبیلہ دوس کو ہدایت نصیب فرما اور انہیں (مسلمان بنا کر یہاں) لے آ۔"

پھر آپ نے حضرت طفیل رضی اللہ عنہ کو نرمی اور آشتی کے ساتھ دعوت دینے کا حکم دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا یہ اثر ہوا کہ قبیلہ دوس کے افراد جوق در جوق اسلام میں داخل ہونے لگے۔ فتح مکہ تک سارا قبیلہ دوس مسلمان ہو چکا تھا۔

حضرت طفیل بن عمرو رضی اللہ عنہ کو "ذوالنور" کا لقب ملا۔ جب انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی نشانی مانگی تو اللہ نے ان کی پیشانی پر نور ظاہر کر دیا۔ بعد میں انہوں نے عرض کیا کہ لوگ کہیں گے یہ تو مثلہ ہے، تو وہ نور ان کی لاٹھی میں منتقل ہو گیا جو اندھیری رات میں روشن ہوتی تھی۔[22]

4. بدکاری کے خواہش مند نوجوان کی اصلاح

یہ واقعہ بھی نبوی دعاؤں کے اخلاقی اثرات کو ظاہر کرتا ہے کہ کس طرح ایک نوجوان جو برائی کی طرف مائل تھا، آپ کی دعا سے مکمل طور پر بدل گیا۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک نوجوان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا:

«يَا رَسُولَ اللَّهِ، ائْذَنْ لِي بِالزِّنَا» [23]

ترجمہ: "اے اللہ کے رسول! مجھے بدکاری کی اجازت دے دیجیے۔"

یہ سن کر حاضرین اس پر برس پڑے اور لعنت و ملامت کرنے لگے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خاموش کرایا اور نوجوان کو نہایت محبت و ملائمت سے اپنے پاس بلایا۔ آپ نے اس سے پوچھا:

«أَتُحِبُّهُ لِأُمِّكَ؟» [24]

ترجمہ: "کیا تم اپنی ماں کے لیے یہ حرکت پسند کرو گے؟"

اس نے کہا: نہیں یارسول اللہ۔ آپ نے فرمایا: "تم جس کے ساتھ بھی کرو گے وہ بھی کسی نہ کسی کی ماں ہو گی۔" پھر آپ نے پوچھا:

«أَفَتُحِبُّهُ لِابْنَتِكَ؟ أَفَتُحِبُّهُ لِأُخْتِكَ؟ أَفَتُحِبُّهُ لِعَمَّتِكَ؟ أَفَتُحِبُّهُ لِخَالَتِكَ؟» [25]

ترجمہ: "کیا تم اسے اپنی بیٹی کے لیے پسند کرو گے؟ اپنی بہن کے لیے؟ اپنی پھوپھی کے لیے؟ اپنی خالہ کے لیے؟"

نوجوان ہر بار نفی میں جواب دیتا رہا۔ تب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے آغوش میں لیا اور اس پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا کی:

«اللَّهُمَّ اغْفِرْ ذَنْبَهُ، وَطَهِّرْ قَلْبَهُ، وَحَصِّنْ فَرْجَهُ» [26]

ترجمہ: "اے اللہ! اس کے گناہ بخش دے، اس کے دل کو پاک کر دے، اور اس کی عصمت کی حفاظت فرما۔"

راوی بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد اس نوجوان کی کایا پلٹ گئی اور وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھنے لگا۔ کہاں وہ نوجوان جسے اپنے نفس پر کوئی قابو نہ تھا اور وہ آپ سے برائی کی اجازت مانگ رہا تھا، اور کہاں وہ نوجوان جس نے اپنے نفس پر اتنا قابو پا لیا کہ نظر اٹھا کر دیکھنا چھوڑ دیا تاکہ کہیں دوبارہ کسی برائی میں مبتلا نہ ہو جائے۔

یہ واقعہ واضح کرتا ہے کہ نبوی دعاؤں کا انسان کی نفسیات اور اخلاق پر کتنا گہرا اثر ہوتا ہے۔ جب دل سے برائی کی خواہش نکال دی جائے اور اس کی جگہ اللہ کا خوف اور تقویٰ ڈال دیا جائے تو انسان مکمل طور پر بدل سکتا ہے۔

مبحث سوم: نبوی دعاؤں کے نفسیاتی اور روحانی اثرات

اس مبحث میں نبوی دعاؤں کے نفسیاتی اور روحانی پہلوؤں کا تجزیہ کیا جائے گا۔ یہ واضح کیا جائے گا کہ کس طرح یہ دعائیں انسان کے اندرونی تزکیہ اور روحانی ارتقاء میں معاون ثابت ہوتی ہیں۔

1. نفسیاتی سکون اور ذہنی استحکام

دعا کا نفسیاتی اثر انسان کو ذہنی سکون اور استحکام عطا کرنا ہے۔ جب انسان اپنی پریشانیوں اور مشکلات میں اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے تو اسے یقین ہو جاتا ہے کہ اس کی پریشانیوں کا کوئی حل ضرور نکلے گا۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

﴿الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللَّهِ أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ﴾ [27]

ترجمہ: "وہ لوگ جو ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کے ذکر سے مطمئن ہوتے ہیں، سن لو! اللہ کے ذکر سے دل مطمئن ہوتے ہیں۔"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی دعا کے ذریعے نفسیاتی سکون حاصل کرنے کی تعلیم دی۔ آپ جب کسی پریشانی میں مبتلا ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

«يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ، بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ» [28]

ترجمہ: "اے زندہ، اے قیوم! میں تیری رحمت کے ساتھ فریاد کرتا ہوں۔"

یہ دعا انسان کو یہ احساس دلاتی ہے کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور وہی حقیقی مددگار ہے۔ اس احساس سے انسان کے اندر سکون اور اطمینان پیدا ہوتا ہے۔

اخلاقی ارتقاء کے لیے نفسیاتی سکون بہت ضروری ہے۔ جب انسان ذہنی دباؤ اور اضطراب کا شکار ہوتا ہے تو وہ برے اخلاق کا مظاہرہ کرنے لگتا ہے۔ دعا اس اضطراب کو دور کر کے انسان کو صبر اور تحمل عطا کرتی ہے، جو اخلاقی ترقی کی بنیاد ہے۔

2. روحانی تطہیر اور تزکیہ نفس

روحانی تطہیر سے مراد دل کو برائیوں سے پاک کرنا اور اسے نیکیوں سے آراستہ کرنا ہے۔ نبوی دعاؤں کا ایک اہم مقصد یہی ہے کہ انسان اپنے رب سے اپنے دل کی صفائی کی درخواست کرے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ نَفْسًا بِكَ مُطْمَئِنَّةً، تُؤْمِنُ بِلِقَائِكَ، وَتَرْضَى بِقَضَائِكَ، وَتَقْنَعُ بِعَطَائِكَ» [29]

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 3, No. 1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

ترجمہ: "اے اللہ! میں تجھ سے ایک ایسا نفس مانگتا ہوں جو تجھ سے مطمئن ہو، تیری ملاقات پر ایمان رکھتا ہو، تیری تقدیر پر راضی ہو، اور تیری عطا پر قناعت کرے۔"

یہ دعا انسان کو روحانی تطہیر کی طرف لے جاتی ہے۔ جب انسان کا نفس مطمئن ہو جاتا ہے تو وہ برائیوں سے دور رہتا ہے اور اچھائیوں کی طرف بڑھتا ہے۔

تزکیہ نفس کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا بھی سکھائی:

«اللَّهُمَّ آتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا، وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا، أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا» [30]

ترجمہ: "اے اللہ! میرے نفس کو اس کا تقویٰ عطا فرما اور اسے پاک کر دے، تو بہترین پاک کرنے والا ہے، تو ہی اس کا کارساز اور مالک ہے۔"

یہ دعا اس حقیقت کو ظاہر کرتی ہے کہ نفس کی پاکیزگی صرف اللہ کی توفیق سے ممکن ہے۔ انسان اپنی کوششوں کے ساتھ ساتھ اللہ سے مدد مانگے تاکہ اس کا نفس برائیوں سے پاک ہو سکے۔

3. گناہوں سے توبہ اور معافی کی دعائیں

اخلاقی ارتقاء کے لیے ضروری ہے کہ انسان اپنے گناہوں کا اعتراف کرے اور اللہ سے معافی مانگے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گناہوں سے توبہ اور معافی کے لیے متعدد دعائیں سکھائی ہیں۔

آپ نے فرمایا:

«اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي، وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي هَزْلِي وَجِدِّي، وَخَطَئِي وَعَمْدِي، وَكُلُّ ذَلِكَ عِنْدِي» [31]

ترجمہ: "اے اللہ! میری خطا، میری جہالت، میرے معاملے میں میری زیادتی، اور وہ سب کچھ بخش دے جسے تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ اے اللہ! میرا ہنسی مذاق اور میری سنجیدگی، میری بھول اور میرا جان بوجھ کر کیا ہوا سب بخش دے۔"

یہ دعا انسان کو اپنی کمزوریوں کا اعتراف کرنا سکھاتی ہے۔ جب انسان اپنی غلطیوں کو تسلیم کرتا ہے تو وہ ان کو دور کرنے کی کوشش کرتا ہے، اور یہی اخلاقی ارتقاء کا پہلا قدم ہے۔

ایک اور موقع پر آپ نے فرمایا:

«سَيِّدُ الِاسْتِغْفَارِ أَنْ يَقُولَ الْعَبْدُ: اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ، وَأَبُوءُ لَكَ بِذَنْبِي، فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ» [32]

ترجمہ: "استغفار کا سیدھ یہ ہے کہ بندہ کہے: اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں، اور میں جہاں تک ہو سکے تیرے عہد اور وعدے پر قائم ہوں، میں اپنے کیے کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں، میں تیری طرف اپنی نعمتوں کا اور اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں، تو مجھے بخش دے، کیونکہ گناہوں کو تیرے سوا کوئی نہیں بخشتا۔"

یہ دعا توبہ اور معافی کی جامع ترین دعا ہے۔ اس میں بندہ اللہ کی ربوبیت کا اعتراف کرتا ہے، اپنی عبودیت کا اقرار کرتا ہے، اپنی کمزوریوں کو مانتا ہے، اور اللہ سے بخشش کی درخواست کرتا ہے۔

4. مستقل مزاجی اور استقامت کے لیے دعائیں

اخلاقی ارتقاء کے لیے مستقل مزاجی اور استقامت بہت ضروری ہے۔ بغیر استقامت کے اخلاقی تبدیلی عارضی ہوتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے استقامت کے لیے خصوصی دعائیں سکھائی ہیں۔

آپ نے فرمایا:

«يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ، ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ» [33]

ترجمہ: "اے دلوں کو پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر قائم رکھ۔"

یہ دعا اس حقیقت کی عکاس ہے کہ دل بہت جلد بدل سکتا ہے، اور انسان کے ارادے کمزور پڑ سکتے ہیں۔ اسی لیے استقامت کے لیے اللہ سے مدد مانگنی چاہیے۔

ایک اور دعا میں آپ نے فرمایا:

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 3, No. 1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

«رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا، وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً، إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ» [34]

ترجمہ: "اے ہمارے رب! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کر دے بعد اس کے کہ تو نے ہمیں ہدایت دے دی ہے، اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا فرما، بے شک تو بہت دینے والا ہے۔"

یہ دعا انسان کو ہدایت کے بعد گمراہی سے بچانے کے لیے ہے۔ جب انسان اخلاقی ترقی کی راہ پر گامزن ہوتا ہے تو شیطان اسے راستے سے ہٹانے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ دعا اس سے بچنے کا ذریعہ ہے۔

اخلاقی ارتقاء کے لیے استقامت اس قدر اہم ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو ہمیشہ یہ دعا سکھانے کی ہدایت کی:

«اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالتُّقَى وَالْعَفَافَ وَالْغِنَى» [35]

ترجمہ: "اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، پاکدامنی اور بے نیازی کا سوال کرتا ہوں۔"

یہ دعا انسان کی زندگی کے چار بنیادی اخلاقی تقاضوں کو سمیٹے ہوئے ہے۔ ہدایت سے مراد راہ راست پر گامزن رہنا، تقویٰ سے مراد اللہ کا خوف، پاکدامنی سے مراد حرام سے بچنا، اور بے نیازی سے مراد لوگوں کے آگے ہاتھ نہ پھیلانا ہے۔

مبحث چہارم: نبوی دعاؤں کے ذریعے اخلاقی ارتقاء کے عملی طریقے

اس مبحث میں نبوی دعاؤں کو اپنی زندگی میں شامل کر کے اخلاقی ارتقاء حاصل کرنے کے عملی طریقوں پر روشنی ڈالی جائے گی۔ یہ واضح کیا جائے گا کہ کس طرح یہ دعائیں روزمرہ زندگی میں اخلاقی بہتری کا ذریعہ بن سکتی ہیں۔

1. روزمرہ زندگی میں نبوی دعاؤں کا معمول

اخلاقی ارتقاء کے لیے ضروری ہے کہ نبوی دعاؤں کو اپنا روزمرہ معمول بنالیا جائے۔ صبح و شام کی دعائیں، کھانے پینے کی دعائیں، گھر سے نکلنے اور داخل ہونے کی دعائیں، یہ سب انسان کو اللہ کی یاد دلاتی ہیں اور اس کے اخلاق کو سنوارتی ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح و شام یہ دعا پڑھنے کی ہدایت فرمائی:

«اللَّهُمَّ إِنِّي أَصْبَحْتُ أُشْهِدُكَ وَأُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيعَ خَلْقِكَ، أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ» [36]

ترجمہ: "اے اللہ! میں صبح کرتا ہوں تجھے گواہ بنا کر اور تیرے عرش کے اٹھانے والوں، تیرے فرشتوں اور تمام مخلوق کو گواہ بنا کر کہ تو ہی اللہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو اکیلا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، اور بیشک محمد تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔"

یہ دعا روزانہ صبح پڑھنے سے انسان کے دل میں توحید اور رسالت کا عقیدہ مضبوط ہوتا ہے، جو اخلاقیات کی بنیاد ہے۔

اسی طرح کھانے سے پہلے یہ دعا پڑھنا بھی اخلاقی تربیت کا حصہ ہے:

«اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيمَا رَزَقْتَنَا، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ» [37]

ترجمہ: "اے اللہ! ہمارے لیے اس میں برکت دے جو تو نے ہمیں رزق دیا ہے، اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا۔"

یہ دعا انسان کو اللہ کی نعمتوں کا شکر گزار بناتی ہے اور اسے حرام سے بچنے کی ترغیب دیتی ہے۔

2. دوسروں کے لیے دعا کرنے کا اخلاق

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف اپنے لیے بلکہ دوسروں کے لیے بھی دعا کرنے کی تعلیم دی۔ دوسروں کے لیے دعا کرنا خود ایک اخلاقی فعل ہے اور اس سے انسان کے اندر ہمدردی اور محبت کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔

آپ نے فرمایا:

«دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ، عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ، كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيهِ بِخَيْرٍ، قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ: آمِينَ، وَلَكَ بِمِثْلٍ» [38]

ترجمہ: "مسلمان کی اپنے بھائی کے لیے اس کی پیٹھ پیچھے دعا قبول ہوتی ہے، اس کے سر پر ایک مقرر فرشتہ ہوتا ہے، جب بھی وہ اپنے بھائی کے لیے بھلائی کی دعا کرتا ہے تو وہ فرشتہ کہتا ہے: آمین، اور تیرے لیے بھی ویسا ہی ہو۔"

یہ حدیث دوسروں کے لیے دعا کرنے کی اہمیت کو واضح کرتی ہے۔ جب کوئی شخص دوسرے کے لیے دعا کرتا ہے تو اسے خود بھی اس کا ثواب ملتا ہے۔

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 3, No. 1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک دوسرے کے لیے دعا کیا کرتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سکھایا:

«اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ» [39]

ترجمہ: "اے اللہ! تمام مومن مردوں اور مومن عورتوں، تمام مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو بخش دے۔"

یہ دعا اجتماعی اخلاق کو فروغ دیتی ہے اور انسان کو تنگ نظری سے نکال کر وسیع المشربی کی طرف لے جاتی ہے۔

3. مصیبت و پریشانی میں دعا اور صبر

مصیبت کے وقت انسان کا کردار اور اخلاق آزمایا جاتا ہے۔ جو لوگ مصیبت میں صبر کرتے ہیں اور اللہ سے دعا کرتے ہیں، ان کا اخلاقی مرتبہ بلند ہو جاتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مصیبت کے وقت یہ دعا سکھائی:

«اللَّهُمَّ لَا سَهْلَ إِلَّا مَا جَعَلْتَهُ سَهْلًا، وَأَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزْنَ إِذَا شِئْتَ سَهْلًا» [40]

ترجمہ: "اے اللہ! آسان وہی ہے جسے تو آسان کر دے، اور تو جب چاہتا ہے مشکل کو آسان کر دیتا ہے۔"

یہ دعا انسان کو مصیبت کے وقت امید دلاتی ہے اور صبر کی تلقین کرتی ہے۔

ایک اور موقع پر آپ نے فرمایا:

«اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى كُلِّ حَالٍ» [41]

ترجمہ: "اے اللہ! ہر حالت میں تیرا ہی شکر ہے۔"

یہ دعا انسان کو ہر حال میں شکر گزار بناتی ہے، خواہ وہ خوشی ہو یا غم۔ یہی وہ اخلاق ہے جسے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں پسند فرماتا ہے۔

مصیبت میں صبر کرنے والوں کے لیے قرآن میں بشارت ہے:

﴿وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ﴾ [42]

ترجمہ: "اور صبر کرنے والوں کو بشارت دے دو۔"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا:

«عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ، إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ خَيْرٌ، وَلَيْسَ ذَلِكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ، إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ، وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ» [43]

ترجمہ: "مومن کا معاملہ عجیب ہے، اس کا سارا معاملہ بھلائی والا ہے، اور یہ صرف مومن کے لیے ہے۔ اگر اسے خوشی ملتی ہے تو وہ شکر کرتا ہے، یہ اس کے لیے بہتر ہے، اور اگر اسے تکلیف پہنچتی ہے تو وہ صبر کرتا ہے، یہ بھی اس کے لیے بہتر ہے۔"

4. دعا اور عملی کوشش کا توازن

اخلاقی ارتقاء کے لیے صرف دعا کرنا کافی نہیں، بلکہ عملی کوشش بھی ضروری ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا اور عملی کوشش کے درمیان توازن قائم کیا۔

آپ نے فرمایا:

«الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ، وَفِي كُلٍّ خَيْرٌ، احْرِصْ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ، وَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ وَلَا تَعْجَزْ» [44]

ترجمہ: "طاقتور مومن کمزور مومن سے بہتر اور اللہ کو زیادہ محبوب ہے، اور ہر ایک میں بھلائی ہے۔ اس چیز کی حرص رکھو جو تمہیں نفع دے، اللہ سے مدد مانگو اور بے بس نہ بنو۔"

اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے طاقتور مومن کو بہتر قرار دیا ہے، لیکن ساتھ ہی اللہ سے مدد مانگنے کی بھی تلقین کی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دعا اور عملی کوشش دونوں ضروری ہیں۔

ایک اور موقع پر آپ نے فرمایا:

«لَوْ أَنَّكُمْ تَتَوَكَّلُونَ عَلَى اللَّهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ، لَرُزِقْتُمْ كَمَا تُرْزَقُ الطَّيْرُ، تَغْدُو خِمَاصًا وَتَرُوحُ بِطَانًا» [45]

ترجمہ: "اگر تم اللہ پر اس طرح بھروسہ کرو جیسے اس کا حق ہے تو تمہیں اس طرح رزق دیا جائے گا جیسے پرندوں کو رزق دیا جاتا ہے، وہ صبح خالی پیٹ نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھرے لوٹتے ہیں۔"

اس حدیث میں پرندوں کی مثال دے کر یہ بتایا گیا ہے کہ توکل کا مطلب یہ نہیں کہ بیٹھے رہو، بلکہ پرندے صبح اپنے رزق کی تلاش میں نکلتے ہیں، پھر اللہ انہیں رزق دیتا ہے۔ اسی طرح انسان کو بھی عملی کوشش کرنی چاہیے اور اللہ پر بھروسہ رکھنا چاہیے۔

اخلاقی ارتقاء کے لیے بھی یہی اصول ہے۔ انسان کو دعا کے ساتھ ساتھ اپنے اخلاق کو بہتر بنانے کی عملی کوشش بھی کرنی چاہیے، مثلاً جھوٹ بولنے سے بچنا، غصے پر قابو پانا، لوگوں کے ساتھ حسن سلوک کرنا۔ اللہ تعالیٰ اس کی کوشش کو قبول فرمائے گا اور اس کے اخلاق کو سنوار دے گا۔

خلاصہ بحث

اس تحقیقی مقالے میں ہم نے نبوی دعاؤں کے تناظر میں اخلاقی وروحانی ارتقاء کا جامع مطالعہ پیش کیا۔

مبحث اول میں ہم نے نبوی دعاؤں کی اخلاقی وروحانی بنیادوں کا جائزہ لیا۔ یہ واضح ہوا کہ دعا صرف حاجات مانگنے کا نام نہیں بلکہ یہ عبادت کا مغز ہے اور اخلاقی ترقی کے لیے نہایت موثر ذریعہ ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھے اخلاق کے حصول اور برے اخلاق سے بچنے کے لیے جامع دعائیں سکھائیں، نیز دل کی اصلاح پر خصوصی توجہ دی کیونکہ اخلاق کا انحصار دل کی حالت پر ہے۔

مبحث دوم میں ہم نے صحابہ کرام کی زندگیوں میں نبوی دعاؤں کے اثرات کا تجزیہ کیا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا واقعہ بتاتا ہے کہ کس طرح ایک مخالف شخصیت نبوی دعا سے اسلام کا سب سے بڑا محافظ بن گئی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی والدہ کا واقعہ ظاہر کرتا ہے کہ اولاد کی دعا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے کیسے دلوں میں ہدایت کا نور اترتا ہے۔ حضرت طفیل بن عمرو دوسی رضی اللہ عنہ کا قصہ اس بات کا ثبوت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بددعا کے بجائے ہدایت کی دعا کو ترجیح دیتے تھے۔ بدکاری کے خواہش مند نوجوان کا واقعہ نبوی دعاؤں کے نفسیاتی اور اخلاقی اثرات کا شاندار نمونہ ہے۔

مبحث سوم میں ہم نے نبوی دعاؤں کے نفسیاتی اور روحانی اثرات کا جائزہ لیا۔ یہ معلوم ہوا کہ دعا نفسیاتی سکون اور ذہنی استحکام عطا کرتی ہے، روحانی تطہیر اور تزکیہ نفس کا ذریعہ ہے، گناہوں سے توبہ اور معافی کی راہ ہموار کرتی ہے، اور مستقل مزاجی واستقامت عطا کرتی ہے۔

مبحث چہارم میں ہم نے نبوی دعاؤں کے ذریعے اخلاقی ارتقاء کے عملی طریقے پیش کیے۔ روزمرہ زندگی میں نبوی دعاؤں کو معمول بنانے، دوسروں کے لیے دعا کرنے، مصیبت میں دعا اور صبر کرنے، اور دعا کے ساتھ عملی کوشش میں توازن قائم کرنے کو اخلاقی ترقی کے موثر طریقے قرار دیا گیا۔

اس مقالے کے حتمی نتائج یہ ہیں کہ نبوی دعائیں اخلاقی وروحانی ارتقاء کے لیے نہایت موثر اور جامع ذریعہ ہیں۔ یہ دعائیں نہ صرف انسان کو اللہ سے قریب کرتی ہیں بلکہ اس کے اندر اخلاقی اقدار کو فروغ دیتی ہیں۔ صحابہ کرام کی زندگیاں اس کی عملی مثال ہیں۔ آج کے دور میں جب اخلاقی زوال عام ہے، نبوی دعاؤں کو اپنانا اور ان کے ذریعے اپنی اصلاح کرنا انتہائی ضروری ہے۔

تجاویز وسفارشات

عملی تجاویز:

1. ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ نبوی دعاؤں کو اپنا روزمرہ معمول بنائے اور صبح وشام کی دعاؤں کو باقاعدگی سے پڑھے۔
2. والدین اپنے بچوں کو بچپن ہی سے نبوی دعائیں سکھائیں تاکہ ان کی اخلاقی تربیت ہو سکے۔
3. مساجد اور مدارس میں نبوی دعاؤں کے اخلاقی اثرات پر خصوصی دروس کا اہتمام کیا جائے۔
4. دعاؤں کے ساتھ ساتھ عملی کوشش کو بھی اہمیت دی جائے، کیونکہ صرف دعا سے اخلاقی تبدیلی ممکن نہیں۔
5. دوسروں کے لیے دل سے دعا کرنے کی عادت ڈالی جائے، کیونکہ اس سے ہمدردی اور محبت کے جذبات فروغ پاتے ہیں۔

مستقبل کی تحقیق کے لیے رہنمائی:

1. نبوی دعاؤں کے نفسیاتی اثرات پر مزید تحقیق کی جائے تاکہ جدید ذہنی امراض کے علاج میں انہیں استعمال کیا جا سکے۔
2. مختلف ادوار میں مسلمانوں کی اخلاقی حالت پر نبوی دعاؤں کے اثرات کا تاریخی مطالعہ کیا جائے۔
3. نبوی دعاؤں کا دوسرے مذاہب کی دعاؤں کے ساتھ تقابلی مطالعہ کیا جائے۔
4. جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے نبوی دعاؤں کو عام کرنے کے طریقے تلاش کیے جائیں۔
5. نبوی دعاؤں کے ذریعے اخلاقی تربیت کے لیے نصاب تیار کیا جائے۔

حواشی وحوالہ جات

[1]امام نسائی، سنن النسائی (بیروت: دار الکتب العلمیہ، 1995ء)، **کتاب الافتتاح، باب نوع آخر من الدعاء**، 1: 897، حدیث نمبر: 897۔

Al-Nasā’ī, Aḥmad ibn Shuʿayb, *Sunan al-Nasā’ī* (Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 1995), Kitāb al-Iftitāḥ, Bāb Nawʿ Ākhar min al-Duʿā’, 1:897, Ḥadīth No. 897.

[2]امام ترمذی، جامع الترمذی (بیروت: دار الغرب الاسلامی، 1998ء)، **کتاب الدعوات، باب ما جاء فی فضل الدعاء**، 5: 3580، حدیث نمبر: 3580۔

Al-Tirmidhī, Muḥammad ibn ʿĪsā, *Jāmiʿ al-Tirmidhī* (Beirut: Dār al-Gharb al-Islāmī, 1998), Kitāb al-Daʿawāt, Bāb Mā Jā’a fī Faḍl al-Duʿā’, 5:3580, Ḥadīth No. 3580.

[3]امام حاکم نیشاپوری، المستدرک علی الصحیحین (بیروت: دار الکتب العلمیہ، 1990ء)، **کتاب الدعاء**، 1: 1962، حدیث نمبر: 1962۔

Al-Ḥākim al-Naysābūrī, Muḥammad ibn ʿAbd Allāh, *al-Mustadrak ʿalā al-Ṣaḥīḥayn* (Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 1990), Kitāb al-Duʿā’, 1:1962, Ḥadīth No. 1962.

[4]امام اسحاق بن راہویہ، مسند اسحاق بن راہویہ (مدینہ منورہ: مکتبۃ الایمان، 1991ء)، **کتاب الدعوات**، 1: 830، حدیث نمبر: 830۔

Isḥāq ibn Rāhwayh, *Musnad Isḥāq ibn Rāhwayh* (Madīnah: Maktabat al-Īmān, 1991), Kitāb al-Daʿawāt, 1:830, Ḥadīth No. 830.

[5]امام ترمذی، جامع الترمذی، **کتاب الدعوات، باب دعاء ام سلمۃؓ**، 5: 3591، حدیث نمبر: 3591۔

Al-Tirmidhī, *Jāmiʿ al-Tirmidhī*, Kitāb al-Daʿawāt, Bāb Duʿā’ Umm Salamah, 5:3591, Ḥadīth No. 3591.

[6]ولی الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ تبریزی، مشکوۃ المصابیح (کراچی: قدیمی کتب خانہ، 1980ء)، **کتاب الدعوات**، 2: 2501، حدیث نمبر: 2501۔

Al-Tabrīzī, Muḥammad ibn ʿAbd Allāh, *Mishkāt al-Maṣābīḥ* (Karachi: Qadīmī Kutub Khānah, 1980), Kitāb al-Daʿawāt, 2:2501, Ḥadīth No. 2501.

[7]امام بخاری، صحیح البخاری (قاہرہ: دار طوق النجاۃ، 1422ھ)، **کتاب الایمان، باب فضل من استبرأ لدینہ**، 1: 52، حدیث نمبر: 52۔

Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī* (Cairo: Dār Ṭawq al-Najāh, 1422 AH), Kitāb al-Īmān, Bāb Faḍl man Istabra’a li-Dīnihi, 1:52, Ḥadīth No. 52.

[8]امام ترمذی، جامع الترمذی، **کتاب الدعوات، باب دعاء یا مقلب القلوب**، 5: 3522، حدیث نمبر: 3522۔

Al-Tirmidhī, *Jāmiʿ al-Tirmidhī*, Kitāb al-Daʿawāt, Bāb Duʿā’ Yā Muqallib al-Qulūb, 5:3522, Ḥadīth No. 3522.

[9]امام ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ (ریاض: دار السلام، 2000ء)، **کتاب فضائل اصحاب الرسول ﷺ، باب فضل عمرؓ**، 1: 105، حدیث نمبر: 105۔

Ibn Mājah, Muḥammad ibn Yazīd, *Sunan Ibn Mājah* (Riyadh: Dār al-Salām, 2000), Kitāb Faḍā’il Aṣḥāb al-Rasūl, Bāb Faḍl ʿUmar, 1:105, Ḥadīth No. 105.

[10]امام بخاری، صحیح البخاری، **کتاب مناقب الانصار، باب اسلام عمر بن خطابؓ**، 5: 3863، حدیث نمبر: 3863۔

Al-Bukhārī, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, Kitāb Manāqib al-Anṣār, Bāb Islām ʿUmar ibn al-Khaṭṭāb, 5:3863, Ḥadīth No. 3863.

[11]امام ترمذی، جامع الترمذی، **کتاب المناقب، باب فی مناقب عمر بن خطابؓ**، 5: 3682، حدیث نمبر: 3682۔

Al-Tirmidhī, *Jāmiʿ al-Tirmidhī*, Kitāb al-Manāqib, Bāb fī Manāqib ʿUmar ibn al-Khaṭṭāb, 5:3682, Ḥadīth No. 3682.

[12]امام حاکم نیشاپوری، المستدرک علی الصحیحین، 44921 :، حدیث نمبر: 4492۔

Al-Ḥākim al-Naysābūrī, *al-Mustadrak ʿalā al-Ṣaḥīḥayn*, 1:4492, Ḥadīth No. 4492.

[13]امام مسلم، صحیح مسلم (بیروت: دار احیاء التراث العربی، 1991ء)، **کتاب فضائل الصحابہ، باب من فضائل ابی ہریرۃؓ**، 4: 2491، حدیث نمبر: 2491۔

Muslim ibn Ḥajjāj, *Ṣaḥīḥ Muslim* (Beirut: Dār Iḥyā’ al-Turāth al-ʿArabī, 1991), Kitāb Faḍā’il al-Ṣaḥābah, Bāb Faḍā’il Abī Hurayrah, 4:2491, Ḥadīth No. 2491.

[14]امام مسلم، صحیح مسلم،4: 2491۔

Muslim ibn Ḥajjāj, *Ṣaḥīḥ Muslim*, 4:2491.

[15]امام مسلم، صحیح مسلم،4: 2491۔

Muslim ibn Ḥajjāj, *Ṣaḥīḥ Muslim*, 4:2491.

[16]امام مسلم، صحیح مسلم،4: 2491۔

Muslim ibn Ḥajjāj, *Ṣaḥīḥ Muslim*, 4:2491.

[17]امام مسلم، صحیح مسلم،**کتاب فضائل الصحابہ، باب فضل ابی ہریرۃؓ**، 4: 6396،حدیث نمبر:6396۔

Muslim ibn Ḥajjāj, Ṣaḥīḥ Muslim, Kitāb Faḍā'il al-Ṣaḥābah, Bāb Faḍl Abī Hurayrah, 4:6396, Ḥadīth No. 6396.

[18]امام مسلم، صحیح مسلم،4: 6396۔

Muslim ibn Ḥajjāj, Ṣaḥīḥ Muslim, 4:6396.

[19]امام بخاری، صحیح البخاری، **کتاب المغازی، باب قصۃ دوس والطفیل بن عمرو الدوسی**، 5: 4392،حدیث نمبر:4392۔

Al-Bukhārī, Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, Kitāb al-Maghāzī, Bāb Qiṣṣat Daws wa al-Ṭufayl ibn ʿAmr al-Dawsī, 5:4392, Ḥadīth No. 4392.

[20]امام بخاری، صحیح البخاری، 5: 4392۔

Al-Bukhārī, Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, 5:4392.

[21]امام بخاری، صحیح البخاری، 5: 4392۔

Al-Bukhārī, Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, 5:4392.

[22]ابن حجر عسقلانی، فتح الباری (بیروت: دار المعرفہ،2000ء)، 8: 128۔

Ibn Ḥajar al-ʿAsqalānī, Aḥmad ibn ʿAlī, Fatḥ al-Bārī (Beirut: Dār al-Maʿrifah, 2000), 8:128.

[23]امام احمد بن حنبل، المسند (قاہرہ: مؤسسہ قرطبہ،2008ء)،22: 22265،حدیث نمبر:22265۔

Aḥmad ibn Ḥanbal, al-Musnad (Cairo: Mu'assasat Qurṭubah, 2008), 22:22265, Ḥadīth No. 22265.

[24]امام احمد بن حنبل، المسند،22: 22265۔

Aḥmad ibn Ḥanbal, al-Musnad, 22:22265.

[25]امام احمد بن حنبل، المسند،22: 22265۔

Aḥmad ibn Ḥanbal, al-Musnad, 22:22265.

[26]امام احمد بن حنبل، المسند،22: 22265۔

Aḥmad ibn Ḥanbal, al-Musnad, 22:22265.

[27]القرآن، سورۃ الرعد:28۔

Al-Raʿd, 13:28.

[28]امام ترمذی، جامع الترمذی، **کتاب الدعوات، باب دعاء الکرب**،5: 3524،حدیث نمبر:3524۔

Al-Tirmidhī, Jāmiʿ al-Tirmidhī, Kitāb al-Daʿawāt, Bāb Duʿā' al-Karb, 5:3524, Ḥadīth No. 3524.

[29]امام طبرانی، الدعاء (بیروت: دار الکتب العلمیہ، 1990ء)،1: 45۔

Al-Ṭabarānī, Sulaymān ibn Aḥmad, al-Duʿā' (Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 1990), 1:45.

[30]امام مسلم، صحیح مسلم،**کتاب الذکر والدعاء، باب الدعاء فی طہارۃ النفس**،4: 2087،حدیث نمبر:2722۔

Muslim ibn Ḥajjāj, Ṣaḥīḥ Muslim, Kitāb al-Dhikr wa al-Duʿā', Bāb al-Duʿā' fī Ṭahārat al-Nafs, 4:2087, Ḥadīth No. 2722.

[31]امام بخاری، صحیح البخاری، **کتاب الدعوات، باب الاستغفار**، 8: 78،حدیث نمبر:6398۔

Al-Bukhārī, Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, Kitāb al-Daʿawāt, Bāb al-Istighfār, 8:78, Ḥadīth No. 6398.

[32] امام بخاری، صحیح البخاری، **کتاب الدعوات، باب سید الاستغفار**،8: 80، حدیث نمبر:6400۔

Al-Bukhārī, Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, Kitāb al-Daʿawāt, Bāb Sayyid al-Istighfār, 8:80, Ḥadīth No. 6400.

[33] امام ترمذی، جامع الترمذی، **کتاب الدعوات، باب یا مقلب القلوب**،5: 3522، حدیث نمبر:3522۔

Al-Tirmidhī, Jāmiʿ al-Tirmidhī, Kitāb al-Daʿawāt, Bāb Yā Muqallib al-Qulūb, 5:3522, Ḥadīth No. 3522.

[34] القرآن، سورۃ آل عمران:8۔

Āl ʿImrān, 3:8.

[35] امام مسلم، صحیح مسلم،**کتاب الذکر والدعاء، باب الدعاء بالہدیٰ والتقویٰ**، 4: 2088، حدیث نمبر:2725۔

Muslim ibn Ḥajjāj, Ṣaḥīḥ Muslim, Kitāb al-Dhikr wa al-Duʿā', Bāb al-Duʿā' bi al-Hudā wa al-Tuqā, 4:2088, Ḥadīth No. 2725.

[36] امام ابن السنی، عمل الیوم واللیلۃ (بیروت: دار الکتب العلمیہ، 1995ء)،1: 15، حدیث نمبر:15۔

Ibn al-Sunnī, ʿAmal al-Yawm wa al-Laylah (Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 1995), 1:15, Ḥadīth No. 15.

[37] امام ابوداؤد، سنن ابی داؤد (بیروت: المکتبۃ العصریہ، 1430ھ)،**کتاب الاطعمۃ، باب ما یقول الرجل اذا اکل**،3: 205، حدیث نمبر:3763۔

Abū Dāwūd, Sulaymān ibn al-Ashʿath, Sunan Abī Dāwūd (Beirut: al-Maktabah al-ʿAṣriyyah, 1430 AH), Kitāb al-Aṭʿimah, Bāb Mā Yaqūl al-Rajul Idhā Akala, 3:205, Ḥadīth No. 3763.

[38] امام مسلم، صحیح مسلم،**کتاب الذکر والدعاء، باب دعاء المسلم لاخیہ بظہر الغیب**، 4: 2094، حدیث نمبر:2732۔

Muslim ibn Ḥajjāj, Ṣaḥīḥ Muslim, Kitāb al-Dhikr wa al-Duʿā', Bāb Duʿā' al-Muslim li-Akhīhi bi-Ẓahr al-Ghayb, 4:2094, Ḥadīth No. 2732.

[39] امام بخاری، صحیح البخاری، **کتاب الدعوات، باب الدعاء للمؤمنین**، 8: 85، حدیث نمبر:6406۔

Al-Bukhārī, Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, Kitāb al-Daʿawāt, Bāb al-Duʿā' li al-Mu'minīn, 8:85, Ḥadīth No. 6406.

[40] امام ابن حبان، الصحیح (بیروت: مؤسسۃ الرسالۃ، 1993ء)،**کتاب الدعاء**،16: 7154، حدیث نمبر:7154۔

Ibn Ḥibbān, al-Ṣaḥīḥ (Beirut: Mu'assasat al-Risālah, 1993), Kitāb al-Duʿā', 16:7154, Ḥadīth No. 7154.

[41] امام ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ،**کتاب الدعاء، باب الحمد للہ علی کل حال**،2: 1250، حدیث نمبر:3805۔

Ibn Mājah, Sunan Ibn Mājah, Kitāb al-Duʿā', Bāb al-Ḥamd li Allāh ʿalā Kull Ḥāl, 2:1250, Ḥadīth No. 3805.

[42] القرآن، سورۃ البقرہ:155۔

Al-Baqarah, 2:155.

[43] امام مسلم، صحیح مسلم،**کتاب الزہد، باب المؤمن امرہ کلہ خیر**، 4: 2295، حدیث نمبر:2999۔

Muslim ibn Ḥajjāj, Ṣaḥīḥ Muslim, Kitāb al-Zuhd, Bāb al-Mu'min Amruhu Kulluhu Khayr, 4:2295, Ḥadīth No. 2999.

[44] امام مسلم، صحیح مسلم،**کتاب القدر، باب الامر بالقوۃ و ترک العجز**،4: 2052، حدیث نمبر:2664۔

Muslim ibn Ḥajjāj, Ṣaḥīḥ Muslim, Kitāb al-Qadar, Bāb al-Amr bi al-Quwwah wa Tark al-ʿAjz, 4:2052, Ḥadīth No. 2664.

[45] امام ترمذی، جامع الترمذی، **کتاب صفۃ القیامۃ، باب فضل التوکل**،4: 667، حدیث نمبر:2344۔

Al-Tirmidhī, Jāmiʿ al-Tirmidhī, Kitāb Ṣifat al-Qiyāmah, Bāb Faḍl al-Tawakkul, 4:667, Ḥadīth No. 2344.